Regd. L. No 5256

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل لاہور

الفضل

لاہور

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم جمعہ — ۲۱ ذی القعدہ سنہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ — ۲۳ وفا ۱۳۳۳ ہش — ۲۳ جولائی ۱۹۵۴ء — نمبر ۱۰۹

کوئٹہ اور ٹنڈو جام میں دو زرعی ورکشاپ عنقریب مکمل ہو جائینگے

کراچی ۲۲ جولائی - کوئٹہ اور حیدر آباد سندھ کے قریب ٹنڈو جام میں دو زرعی ورکشاپ عنقریب مکمل ہونے والے ہیں - یہ ورکشاپ ۴ ماہ پہلے بننے شروع ہوئے تھے - ان ورکشاپوں میں دیہاتیوں کو زرعی آلات مرمت کرنے اور زرعی دستی آلات تیار کرنے کی ٹریننگ دی جائے گی :

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

لاہور ۲۲ جولائی (بوقت سوا نو بجے شب) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

آج حضرت میاں صاحب کو نقرس کی تکلیف زیادہ ہے ٹمپریچر ۱۰۰.۲ ڈگری تک ہو گیا - صبح سانس کی تکلیف ہو گئی تھی۔ جو کچھ دیر بعد ٹھیک ہو گئی مگر پھر سوا چار بجے سانس کی تکلیف شروع ہو کر چھ بجے تک رہی۔"

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان ہر اس تجویز کی حمایت کریگا جسمیں عوام کی آزادی کا تحفظ کیا جائے

ہر ملک کو اس بات کی آزادی ملنی چاہیئے کہ وہ اپنے لئے جو راستہ چاہے اختیار کرے

کوپن ہیگن میں وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا بیان

کوپن ہیگن ۲۲ جولائی - وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا ہے کہ پاکستان ہر اس تجویز کی حمایت کرے گا۔ جس میں عوام کی آزادی کا تحفظ کیا جائے۔ انہوں نے یہ بات کوپن ہیگن کے اخباری نمائندوں کے اس سوال کے جواب میں کہی کہ کیا پاکستان جنوب مشرقی ایشیا کے لئے کسی دفاعی تنظیم کی حمایت کرے گا۔

ہند چینی میں جنگ بند کرنے کے سمجھوتہ کے متعلق وزیر خارجہ نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ اب ایشیا کو فتح کرنے اور اس پر قبضہ کرنے کے منصوبے ختم ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا ہر ملک کو اس بات کی آزادی ملنی چاہیئے کہ وہ اپنے لئے جو راستہ چاہے اختیار کرے - وزیر خارجہ نے کہا کہ ایشیا کے ملکوں کو نہ صرف فوجی حملوں سے بچانا ضروری ہے۔ بلکہ اس امر کا سدباب کرنا بھی ضروری ہے کہ انہیں دوسرے ملکوں کے لوگ ان میں گھل مل کر ان پر اپنا اثر ڈالنا شروع کر دیں۔ — چوہدری محمد ظفر اللہ خاں آج جنیوا پہنچے جہاں سے وہ کراچی روانہ ہو جائیں گے

ہندوستان نے پرتگالی مقبوضات کی ناکہ بندی شروع کر دی

لزبن ۲۲ جولائی - آج لزبن میں پرتگالی حکومت کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہندوستان نے پرتگالی مقبوضات کی سرحد کے ساتھ ساتھ خندقیں کھدوانی شروع کر دی ہیں - کئی پرتگالی شہروں کے ذرائع مواصلات کاٹ دیئے گئے ہیں۔ اور ان میں ہندوستانی علاقہ سے کسی شخص کو جانے کی اجازت نہیں ہے، اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ابھی تک تشدد کا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔ لیکن جو تیاری کی جا رہی ہے، اس سے پرتگالی علاقہ کو سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ہندوستان عدم تشدد کا پرچار کرتے نہیں تھکتا - لیکن اس کا عمل اس کے بالکل برخلاف ہے۔ اعلان میں ہندوستان کو خبردار کیا گیا ہے کہ اگر ہندوستان کی طرف سے کسی قسم کی جارحانہ کارروائی کی گئی۔ تو پرتگال پوری قوت سے اپنے حقوق کی حفاظت کرے گا :

متحدہ محاذ نے پرتگیزی بستی دادرا پر قبضہ کر لیا

بمبئی ۲۲ جولائی - آج بمبئی میں گوا کے باشندوں کے متحدہ محاذ نے اعلان کیا ہے کہ متحدہ محاذ نے پرتگیزی بستی دادرا پر قبضہ کر لیا ہے۔ دادرا کی پرتگیزی بستی بمبئی سے اسی میل دور واقع ہے - یہ پہلی بستی ہے جس پر قبضہ کیا گیا ہے پرتگیزی پولیس نے مزاحمت کی - اور تین آدمی گولی مار کر ہلاک کر دیئے گئے - گوا کو آزاد کرانے کے لئے بمبئی میں ایک دستہ بھرتی کیا جا رہا ہے۔ جو ۱۵ اگست کو گوا پر چڑھائی کر دے گا۔

کراچی ۲۲ جولائی حکومت پاکستان بجلی کا ایک کمیشن قائم کرے گی۔ جو بجلی کے وسائل کو ترقی دینے کے لئے حکومت کو مشورے دیگا۔

جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی انتظامات

کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کے اختلافات دور ہو گئے

واشنگٹن ۲۲ جولائی - جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی انتظامات کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کے اختلافات دور ہو گئے ہیں امریکی وزیر خارجہ ڈلس نے کہا ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ نے ان دفاعی انتظامات پر بحث کرنے کے لئے بین الاقوامی کانفرنس بلانے کے منصوبہ پر فوراً عمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ فرانس - آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، تھائی لینڈ اور فلپائن اس میں امریکہ اور برطانیہ کے ساتھ شریک ہوں گے۔ جاپان نے اس دفاعی معاہدہ میں شریک ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

سندھ میں دو انٹرمیڈیٹ کالج قائم کئے جائیں گے

کراچی ۲۲ جولائی - سندھ میں اس سال دو نئے انٹرمیڈیٹ کالج قائم کئے جائیں گے یہ کالج لاڑکانہ اور نواب شاہ میں کھولے جائیں گے۔ اگلے سال سکھر میں ایک ڈگری کالج بھی قائم کیا جائے گا۔ اس امر کا انکشاف صوبہ کے وزیر تعلیم سید غلام حیدر شاہ نے ایک پریس کانفرنس میں کیا۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کے لندن جانے کی تردید

لاہور ۲۲ جولائی، حکومت پنجاب نے ایک پریس نوٹ میں ایک مقامی اخبار کی اس خبر کو غلط بتایا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خاں نون دولت مشترکہ کی سطح پر نہری پانی کے قضیہ کے متعلق گفت و شنید کرنے کے لئے اگست کے پہلے ہفتہ میں برطانیہ جا رہے ہیں اور اس مقصد کے لئے حکومت پاکستان نے آپ کو مامور کیا ہے - پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس خبر میں قطعاً کوئی صداقت نہیں۔

— کراچی ۲۲ جولائی وزیر تجارت مسٹر تفضل علی ہفتہ کے روز ٹریڈ کی نئی پالیسی کا اعلان کریں گے :

نہری پانی کے مشترکہ استعمال کے متعلق وزیر اعلیٰ مشرقی پنجاب کا بیان

شملہ ۲۲ جولائی - مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر بھیم سین سچر نے شملہ میں کہا ہے کہ مشرقی پنجاب دریائی پانی کے استعمال کے لئے مشترکہ پروگرام کے بارہ میں حکومت پنجاب سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے کہا ہم کہ اگر دریائے راوی کے پانی کے مشترکہ استعمال کے متعلق کوئی سکیم تیار کی گئی۔ تو حکومت مشرقی پنجاب حکومت پنجاب کے ساتھ اس پر عمل درآمد کرنے کو تیار ہو جائے گی :

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انتظامات پریس ... پرنٹ کرا کر ... میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

سچی باتیں

(از مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی)

آخرت فراموش قوموں میں بار کو ہیڈ ٹیڈ ایپر نگس ۳ جولائی:-

بچوں کی عدالت کے ججوں کی نیشنل کونسل نے آج اپنے سالانہ جلسہ میں متفقہ طور پر یہ مطالبہ پیش کیا ہے۔ کہ ہزلیات کی کتابیں اور رسالے (COMICS) جو اس کثرت سے شائع ہونے لگے ہیں۔ فحش قصوں اور ہولناک منظروں کو لئے ہوئے ان سب پر سرکاری بندش ہونا چاہیئے۔ کہ یہ نہ صرف نابالغوں کے اخلاق کو تباہ کر ڈالتے ہیں۔ بلکہ ان کے بٹھائے ہوئے نقش بالغ ہو جانے کے بعد بھی دلوں پر مدتوں بعد تک قائم رہتے ہیں اور جرائم کی تعداد میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔

بات بالکل صاف اور سامنے کی ہے۔ لیکن بندہ جب اپنے خدا سے رشتہ توڑ ڈالتا ہے۔ اور آخرت فراموشی اور خدا فراموشی اس پر مسلط ہو جاتی ہے۔ تو عقل اور کمال عقل کے دعوے کے باوجود اس کی دنیوی عقل بھی ماری جاتی ہے۔ اور بڑے بڑے مہذبوں کو ایسی موٹی بات بھی نہیں سجھائی دیتی۔ تاوقتیکہ عدالتی تجربوں کے ماہر جج صاحبان صدائے احتجاج نہ بلند کریں۔

ڈاکٹری نصیحت۔ رپورٹ کے ایک بڑے لمبے چوڑے تار کا خلاصہ:-

"بون ۱۵ر جولائی۔ مغربی جرمنی کی ایک مشہور لیڈی ڈاکٹر اور جلدی امراض کی ماہر خصوصی ڈاکٹر نی مانٹ اینڈرسن ہیں۔ انہوں نے دو برس کی تحقیقات کے بعد اپنا مفصل مقالہ طبی رسالوں میں شائع کر دیا ہے۔ کہ آج کل جو "حسن افزا" صابن، روغن، غازہ لپ اسٹک وغیرہ نکلے ہیں۔ نیز مصنوعی ریشم وغیرہ کے جو لباس نکلے ہیں۔ اور طرح طرح کی خوشبوئیں۔ یہ نہ صرف جلد کی صحت کے حق میں سخت مضر ثابت ہوئی ہیں اور ان سے خارش، جنبل، داد وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ان سے سینے پھیپھڑے وغیرہ آلات تنفس کے امراض مثل دمہ کے بھی پیدا ہوتے پائے گئے ہیں۔ اور بہت سی صورتوں میں یہ بیماریاں ہوئی سے گذر کر خطرہ تک پہنچ چکی ہیں۔ لیڈی موصوفہ لکھتی ہیں کہ اس سے میرا مقصود حسن افزا تجارتی چیزوں کے کارخانہ داروں کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ ناواقف عورتوں کو ان کے اثرات سے آگاہ کرنا ہے۔ نیز ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں کو امراض کی تشخیص میں مدد بہم پہنچا دینا ہے"۔

خبر نے کتنی فیشن زدہ خاتونوں کے گرما گرم جوش و شوق پر تو گویا ٹھنڈا پانی ہی ڈال دیا۔ یہ سائنس والے بھی بعض اوقات کتنی بے دردی سے اظہار حقیقت اور کشف واقع پر تل جاتے ہیں۔ اور ذرا نہیں دیکھتے کہ دور رس نتیجوں کو چھوڑ کر جو لوگ فوری لذت کے دیوانے ہیں ان کے دلوں پر کیا گذر رہی ہو گی۔

فرنگستان جنت نشان:- لارڈ سموئیل کی تقریر برطانوی پارلیمنٹ میں ۱۵ر دسمبر ۱۹۵۳ء کو:-

"سدوم اور عمورہ (لوط کے شہروں) کی بدکاریاں ہم میں پھیل گئی ہیں۔ ہمیں عقل کی طرف واپس آنا چاہیئے۔ اس میں تو اب کوئی شبہ ہی نہیں بلکہ شہوانی آوارگی پہلی نسلوں سے کہیں بڑھ کر ہم میں پیدا ہو گئی ہے۔ نکاح برابر ٹوٹ رہے ہیں۔ افتراق کی کثرت ہو گئی ہے ... اگر یہ بدیاں ہم میں عام ہو گئیں تو اب عذاب زلزلہ یا آتش فشانی کی شکل میں نہیں آئے گا۔ اس سے کہیں بڑھ کر مہلک شکل میں آئے گا۔ یعنی اخلاق کے زہر آلود ہو جانے کی شکل میں۔" اس کے ساتھ ہی یہ اخباری اطلاع:-

"برطانیہ میں ہر گھنٹہ ۷ سنگین جرائم کا ارتکاب ہوتا رہتا ہے" اور یہ ہر منٹ ہوئے۔ اور ایک سنگین جرم صرف وہ جو پولیس کے علم و اطلاع میں آتا رہتا ہے۔ یہی مغرب کی وہ خوش نصیب ترقی یافتہ قومیں ہیں۔ جن کی طرف آپ بار بار رشک سے دیکھتے ہیں۔ اور جن کے سے خود نہ ہونے پر حسرت کیا کرتے ہیں۔ کسی دوسری قوم پر طنز کرنا یا اس کی پستی پر خوش ہونا ہرگز مقصود نہیں۔ اور نہ کسی مسلمان کا یہ مقصود ہونا چاہیئے۔ سوال صرف اپنے بھائیوں اور بہنوں سے ہے۔ کہ جو خیالی جنت کے پیچھے بے تحاشا دوڑ رہے ہیں۔ وہ واقعہ کے لحاظ سے کسی حد تک بھی جنت کہلانے کی مستحق ہے؟

شجر پرستی بیسویں صدی میں:- اسٹیٹسمین کا صفحہ تصویر پیش نظر ہے۔ صدر جمہوریہ ہند کے قصر عالی کے احاطہ میں آم کا پودا نصب کیا جا رہا ہے وہ مہوتسو کی سرکاری تقریب ہے۔ پیتل زرین کے سایہ میں خود صدر محترم جناب ڈاکٹر راجندر پرشاد زمین پر بیٹھے ہوئے اپنے خشم و خدم کے ساتھ پوجا کرنے میں مصروف ہیں۔ کہ اس سرکاری تقریب کو پوجا کی برکت بھی حاصل ہو جائے۔ سیکولر حکومت کے صدر کے لئے ایک سرکاری تقریب کو مذہبی تقریب

معلومات

برقی شیشہ

شیشے کے متعلق اب تک سمجھا جاتا تھا۔ کہ اس میں سے برق نہیں گذر سکتی۔ لیکن اب ایسا شیشہ ایجاد ہوا جس میں برق گذر سکتی ہے۔ چونکہ برق کے گذرنے سے حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس شیشے سے ریڈیٹر اور کافی تیار کرنے کے برتن بنائے جا سکتے ہیں۔

ایک دوسرا کام اس شیشے سے یہ لیا جا سکتا ہے۔ کہ موٹروں میں جو ارد گرد شیشہ اس سے بنایا جائے گا۔ اس میں سے برق گذرے گی۔ جس سے اتنی حرارت پیدا ہو جائے گی۔ کہ بارش کے قطرے اس شیشے پر ٹھہرنے نہ پائیں گے۔

برقی شیشہ عام شیشے پر ایک شفاف مادے کی تہ چڑھانے سے بنایا جاتا ہے۔ یہی تہ برق کو شیشے کے اندر سے گذرنے دیتی ہے۔ یہ تہ ہوا روک شیشے کی بیرونی جانب ہوتی ہے۔ اس لئے موٹر چلانے والا برقی رو کے اثر سے محفوظ رہتا ہے۔ اس لئے اس شیشے کو اندر کی جانب سے چھوا جا سکتا ہے۔ اس طرح کافی تیار کرنے کا جو برتن ہوتا ہے۔ اس میں یہ مسالہ اندر کی طرف ہوتا ہے۔ لہذا اس کو باہر سے چھوا جا سکتا ہے۔

دس برس ادھر کاربورنڈم لیمپ ایک عجوبہ کے طور پر دکھلائے جاتے تھے۔ باریک تار کے دو جالوں کے درمیان کاربورنڈم کی قلمیں دبا کر بکھری جاتی تھیں۔ اور ان جالوں کو شیشے کی دو تختیوں کے درمیان مہر بند کر دیا جاتا تھا۔ برقی رو ایک جال سے دوسرے جال تک ان قلموں پر سے ہو کر جاتی تھی۔ یہ لیمپ عرض و طول میں کئی گز لمبے ہوتے تھے۔ اور ان کو روشن کرنے کے لئے ۲۰۰ وولٹ کی مقدار رو کی ضرورت ہوتی تھی۔

آج اس لیمپ کو دوبارہ زندہ کیا گیا ہے۔ لیکن اب برقی شیشہ اور دوسری اشیاء استعمال کی جاتی ہیں ان اشیاء کو پلاسٹک پر پھیلا دیا جاتا ہے۔ پھر دھات کا ایک پتلا ورق ان اشیاء پر پھیلا دیا جاتا ہے۔ پھر

متبادل رو سے شیشے تک ان اشیاء سے گذاری جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ اشیاء خوب روشنی دینے لگتی ہیں۔ یہ لیمپ بھی چوکور ہے۔ جس کا طول و عرض کئی فٹ کا ہوتا ہے۔ اس کی روشنی بھی شیشے والے رخ سے آتی ہے۔ اس لئے تجویزیں ہو رہی ہیں کہ اس شیشے کو مکانوں کی دیواروں اور چھتوں میں استعمال کیا جائے۔ لیکن اس میں ابھی خرچ بہت ہے۔ اس طرح چوروں سے حفاظت کے خیال سے اس کو کھڑکیوں میں بھی لگانے کی تجویز ہے۔ کھڑکیوں میں یہ شیشہ باہر کی جانب ہو گا۔ رات کے وقت سب کھڑکیوں میں یہ رو دوڑے گی۔ چونکہ یہ برقی شیشہ گرم بھی ہو جاتا ہے۔ اس لئے جو چور بھی ہاتھ لگائے گا سو وہ جل بھی جائے گا۔ اور اسے جھٹکا بھی پہنچے گا۔

شیشے کا انسان

کولون کے عجائب خانہ صحت نے ایک شیشے کا آدمی تیار کیا ہے۔ اس کی ہڈیاں ڈھلے ہوئے ایلومنیم کی ہیں۔ اور اس کی جلد ایک قسم کے شیشے کی ہے۔ اور اس کے سب اعضاء اندر سے منطقی ترتیب میں روشن ہوتے ہیں اور یہ "شیشہ زادہ" ہر عضو کی غرض و غائیت خود ہی بتلاتا ہے۔ اس کے اندر ۲ میل کے رنگین تار ہیں۔ جو شریانیں۔ اعصاب وغیرہ کا صحیح مقام روشن کر کے بتلاتے ہیں۔ ساتھ ہی ان کی ضخامت اور ان کا فعل بھی واضح کرتے ہیں۔

کولون کے اس عجائب خانے نے شیشے کی عورت بھی تیار کی ہے۔ جس کی قیمت تقریباً ۶۰۰۰ روپیہ ہے۔

جراثیم کی پرورش

طبی تحقیقات کے لئے جراثیم اور حشرات کی ضرورت ہوتی ہے۔ ۱۹۵۲ء میں ایسی ۴۵۰۰ درخواستیں وصول ہوئیں اس لئے لندن کی نیشنل فزیکل لیبارٹری نے اس مانگ کو پورا کرنے کا بندوبست کیا۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جراثیم کو اگر پہلے منجمد کر دیا جائے۔ پھر انکو ناپید اکر دیا جائے یعنی ان کا پانی نکال دیا جائے تو دو برس تک ان کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ پھر اگر ان کو زندہ کرنا ہو تو ان کو ایک خاص غذا دے کر زندہ کیا جا سکتا ہے

شجر پرستی کا جب اس بیسویں صدی عیسوی میں اور ایسے ایسے اونچے حلقوں میں یہ حال ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ آج سے ڈیڑھ ہزار سال قبل اور عقلی و فکری حیثیت سے پست آبادیوں میں کیا نوبت رہی ہو گی۔ ہم لوگوں کو اس کا علم ہے۔ کہ رد شرک کی کھلی ہوئی آیتوں کے علاوہ بھی قرآن کس کس طرح شرک کی بے شمار صورتوں کی جڑ کاٹتا چلا گیا ہے۔ (صدق جدید ۱۷ جولائی ۱۹۵۳ء)

ہم بنا دینا کس حد تک جائز تھا۔ اس سے بحث نہیں۔ دل تو یہ خبر پڑھ کر قرآن مجید کی عظمت کا ایک بار اور قائل ہو گیا۔ اور وہ آیتیں بے اختیار خیال میں آ گئیں۔ جن میں ضرب شجر پرستی پر لگائی گئی ہے۔ مثلاً

والنجم والشجر یسجدان

بوٹے اور درخت دونوں ہی اس کو سجدہ تکوینی کر رہے ہیں۔

ہند چینی میں فرانس کے ایک لاکھ چودہ ہزار سپاہی زخمی ہوئے

پیرس ۲۲ر جولائی - یہاں سے جاری شدہ اعداد و شمار کے مطابق ہند چینی میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک اس سات سال کے عرصہ میں ایک لاکھ چودہ ہزار فرانسیسی سپاہی زخمی ہوئے ان میں ۰۰۰ ۶۰ خاص فرانسیسی سپاہی ۰۰۰ ۲۱ افریقی ۰۰۰ ۱۰ غیر ملکی لیجنری اور ۰۰۰ ۲۷ ہند چینی کے سپاہی شامل ہیں۔ ویٹ منہ کی قید میں جو فرانسیسی سپاہی ہیں ان کی تعداد کا اندازہ چار ہزار لگایا گیا ہے چھ ہزار غیر ملکی لیجنری چھ ہزار افریقی اور بارہ ہزار ہند چینی کے سپاہی بھی ویٹ منہ کی قید میں ہیں۔

برطانوی وزیر کا استعفیٰ

لندن ۲۲ر جولائی - برطانوی کابینہ کے وزیر زراعت مسٹر تھومس نے وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔ مسٹر تھومس اور مسٹر چرچل میں وزارت کی پالیسی پر کچھ اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔

بھارت نے ہند چینی میں نگران کمیشن کی صدارت قبول کر لی

دہلی ۲۲ر جولائی - ہندوستان نے ہند چینی میں جنگ بندی کی نگرانی کرنے والے بین الاقوامی کمیشن کی صدارت کے لئے اپنی رضامندی کے متعلق غیر رسمی طور پر اظہار کر دیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کو جنیوا کانفرنس میں حصہ لینے والی طاقتوں کی طرف سے رسمی دعوت کا انتظار ہے اب جبکہ ہند چینی کی ریاستوں میں جنگ بند کرنے کے متعلق سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ جلد ہی ہندوستان کو کمیشن کا م[illegible] چیئرمینی قبول کرنے کے متعلق دعوت نامہ موصول ہو جائے گا۔

اختلاف کے باوجود چین اور برطانیہ کے تعلقات امن عالم کے استحکام کا موجب بن سکتے ہیں

بی بی سی ریڈیو پر وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی کا انٹرویو

جنیوا ۲۲ر جولائی - بی بی سی سے ایک انٹرویو دیتے ہوئے چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے اس یقین کا اظہار کیا کہ اگر ایشیا کے کچھ علاقوں میں اجتماعی امن قائم کر دیا جائے۔ تو اس سے امن کے علاقہ میں بتدریج توسیع ممکن ہو گی اور اس طرح دنیا کے امن اور تحفظ میں استحکام پیدا ہو گا۔

وزیر اعظم چین نے ایشیائی ملکوں کے اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایشیائی ملکوں کو اپنے اختلافی امور پر امن مذاکرات کے ذریعہ طے کرنے چاہئیں، مسٹر لائی نے کہا کہ ہند چینی کی ریاستوں کو آزاد ہونا چاہیئے اور انہیں کسی فوجی گٹھ جوڑ میں شامل نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ہی وہ کسی غیر ملکی طاقت کو اپنے علاقہ میں فوجی اڈے قائم کرنے [illegible]

انہوں نے کہا کہ علاقائی خودمختاری کو ان پانچ اصولوں پر چل کر قائم رکھا جا سکتا ہے۔ ایک دوسرے کے داخلی معاملات میں مداخلت نہ کی جائے، علاقائی خودمختاری کا احترام کیا جائے اور اجتماعی امن کے لئے باہمی ذمہ داری لی جائے وغیرہ

چین کے برطانیہ کے درمیان تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چو این لائی نے کہا۔ کہ یہ تعلقات دونوں ملکوں کے درمیان حالیہ معاہدہ کا نتیجہ ہیں۔ جس کے تحت چین کی عوامی حکومت لندن میں اپنا ایک ناظم الامور بھیجے گی

انہوں نے کہا چین برطانیہ کے ساتھ مزید خوشگوار تعلقات کے قیام کا خواہشمند ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی نظام کا اختلاف اس راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔

ہنوئی کو شمالی ویٹنام کا دارالحکومت بنایا جائے گا

ہنوئی ۲۲ر جولائی - جنیوا سے وصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ تقسیم کی صورت میں ہنوئی ویٹ منہ کے مقبوضہ شمالی ویٹنام کا دارالحکومت بنے گا۔

ہنوئی کی آبادی تین لاکھ کے قریب ہے اس میں ایک لاکھ اشخاص ویٹ منہ کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ لوگ ویٹ منہ کو ملک کا نجات دہندہ سمجھتے ہیں۔

مدراس میں محکمہ خوراک ختم کر دیا گیا

مدراس ۲۲ر جولائی - غذائی کنٹرول ختم ہو جانے کے نتیجہ میں حکومت مدراس نے خوراک کا محکمہ ختم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی روس کا دورہ کریں گے

دہلی ۲۲ر جولائی - بھارت کے مرکزی وزیر خوراک مسٹر رفیع احمد قدوائی عنقریب روس کے دورے پر ماسکو روانہ ہو رہے ہیں۔ نئی دہلی کے سرکاری حلقوں سے تحقیقات کرنے پر پتہ چلا ہے کہ مسٹر قدوائی کے اس مجوزہ دورے کے سلسلے میں ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ اس امر کا امکان ہے کہ ان کا یہ دورہ زراعتی نمائش کے سلسلے میں ہو گا۔ ہندوستان پہلی بار روس سے تین زراعتی ٹریکٹر درآمد کر رہا ہے۔ یہ ٹریکٹر تجربات کے لئے درآمد کئے جا رہے ہیں۔ اگر مسٹر قدوائی کو روس بھیجا گیا۔ تو وہ وہاں زرعی اصلاحات اور زرعی آلات کے استعمال کا مطالعہ کریں گے

ڈاکٹر ری کا امریکہ سے ۷۰ کروڑ ڈالر کی سالانہ امداد کے لئے درخواست

سیئول ۲۲ر جولائی - صدر جنوبی کوریا ڈاکٹر سنگمین ری کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ واشنگٹن پہونچ کر حکومت امریکہ سے ۷۰ کروڑ ڈالر کی سالانہ امداد اور جنوبی کوریا کی فوجی طاقت کو جو اس وقت بیس ڈویژنوں پر مشتمل ہے۔ بڑھانے کی درخواست کریں گے

قرآنی خوابیں

علم تعبیر الرؤیا کے چند بنیادی اصول

از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین

انسانی زندگی دو حصوں پر مشتمل ہے۔ (۱) بیداری (۲) نیند۔ حقیقی بیداری اور صحیح نیند انسان کے نشو و نما کے لئے ضروری ہے۔ ان کے بغیر انسان جسمانی طور پر کامل ہوتا ہے اور نہ ہی روحانی طور پر۔

دونوں حالتوں میں انسان کا دل اپنے اپنے دائرہ کے اندر کام کرتا ہے۔ عالم بیداری میں دل کی حرکت اور اس کی قوت عاملہ کا ظہور اس سے مختلف ہوتا ہے۔ جو نیند کے وقت ہوتا ہے نیند کی حالت بیداری کے مقابلہ میں بہت کمزور ہوتی ہے۔ نیند کے وقت انسانی حواس معطل ہوتے ہیں۔ اور انسان مردہ کے ساتھ مشابہ ہوتا ہے۔ اسی لئے عربی میں کہتے ہیں النوم اخو الموت کہ نیند موت کی بہن ہے۔

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی ارواح موت اور نیند دو وقتوں میں قبضہ الٰہی میں ہوتی ہیں۔ نیند کے بعد انسانی روح پھر جسم سے پورا رشتہ استوار کر لیتی ہے۔ مگر وفات یافتہ انسان کی روح دوبارہ اس جسم میں دنیا میں واپس نہیں آتی (الزمر ۴۲) گویا نیند موت کی ایک جھلک ہے۔ اور اسی کا ایک پرتو ہے۔ روح ایک آئینہ ہے دنیوی علائق اور مادی بندھن ایک رنگ کا زنگ ہیں۔ جو اس آئینہ پر لگ جاتا ہے موت ان علائق کو کلیتہً کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ اس لئے موت کے بعد انسانی روح پر تمام حقائق منکشف ہو جاتے ہیں۔ بیداری کی عام حالت میں انسان دنیوی کاروبار میں منہمک رہتا ہے۔ اس لئے روح پر تجلیات کا رنگ دھندلا ہو جاتا ہے۔ جوں جوں انسان قلبی طور پر ان علائق سے آزاد ہوتا جاتا ہے۔ اور ان تعلقات کو خداشناسی کا ذریعہ بنا لیتا ہے۔ اس کی روح زیادہ سے زیادہ صیقل ہوتی جاتی ہے۔ اور بسا اوقات عالم بیداری میں اس پر غیبی حقائق کھل جاتے ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو براہ راست سن لیتا ہے۔ یہی حالت کشف و وحی ہے۔ جو صلحاء و انبیاء کو حسب مراتب حاصل ہوتی ہے۔ معنی غیب پانے کے متعدد ذرائع میں سے ایک ذریعہ خواب ہے۔ خواب دیکھنے میں نبی، صالح اور عام انسان سب شریک ہیں۔ بلکہ خواب دیکھنے کے لئے مومن، موحد اور نیکوکار ہونا بھی شرط نہیں۔ ایک کافر، مشرک اور فاسق انسان بھی کبھی کبھار سچی خواب دیکھ سکتا ہے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے خوابوں کی وسعت کے ذریعہ انسانوں پر اتمام حجت کیا ہے تا وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کس طرح اندازہ کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں پر غیب ظاہر کرتا ہے، اور ان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ خوابوں کا ادنیٰ سا نمونہ دے کر ان پر حجت تمام کر دی گئی ہے۔ خواب کے ذریعے انسانی روح کو علیٰ قدر ظروف بعض غیبی باتوں سے بھی آگاہ کیا جاتا ہے۔

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ مکالمہ الٰہیہ تین طرح ہوتا ہے۔

(۱) وحی و الہام کے ذریعہ

(۲) خواب اور کشوف کی صورت میں۔

(۳) جبرئیل یا کسی اور فرشتہ کے توسط سے (الشوریٰ ع۵)

ان میں سے خواب کی صورت عمومیت اور وسعت کے لحاظ سے تمام انسانوں پر حاوی ہے۔ خواب انسانی روح کی وہ کیفیت ہے۔ جب اس پر نیند کے اوقات میں مختلف پیرایوں میں بعض غیبی امور اور آئندہ ہونے والے واقعات ظاہر کئے جاتے ہیں۔ یہ خواب منذر بھی ہوتے ہیں اور مبشر بھی۔ اور کبھی خواب نہایت واضح ہوتا ہے۔ جو نظارہ دکھایا جاتا ہے۔ وہ قریباً اسی شکل میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اور کبھی خواب تعبیر طلب ہوتا ہے۔ خواب کا تعبیر طلب ہونا اس کی اہمیت کو کم نہیں کرتا۔ بلکہ بڑھاتا ہے۔ اور درحقیقت ایسی ہی خوابیں ان لوگوں کا جواب ہیں جو کہتے ہیں کہ خواب محض انسان کے اپنے خیالات کا نتیجہ ہوتی ہے، عالم بیداری کے تصورات نیند کے وقت نظر آ جاتے ہیں۔ یہی اہم غیبی امور پر مشتمل خوابیں جو غیر معمولی طور پر تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ وہ انسانی تصور کا نتیجہ قرار نہیں دی جا سکتیں ہم اس جگہ یہ انکار نہیں کر رہے کہ بعض لوگوں کو کئی مرتبہ نفسانی بلکہ شیطانی خوابیں بھی آتی ہیں۔ ہاں ہم یہ ذکر کر رہے ہیں۔ کہ انسانوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچی خوابیں بھی ظاہر کی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قریباً ہر انسان کو خوابوں کا تجربہ ہوتا ہے اور انسانی عالم روحانیت کی اس ابتدائی سیڑھی کے بارہ میں کافی جستجو رکھتا ہے۔

قرآن مجید نے چند خوابیں ذکر فرمائی ہیں۔ ہم پہلے ذیل میں آیات قرآنیہ سے ان خوابوں کو مع ترجمہ درج کریں گے۔ اور پھر مختصر طور پر علم التعبیر کے ان بنیادی اصولوں کی طرف اشارہ کریں گے۔ جو ان خوابوں اور ان بیانات سے مستنبط ہوتے ہیں:-

—— (۱) ——

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب

سورہ الصافات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فلما بلغ معه السعى
قال يا بنىّ انى ارى
فى المنام انى اذبحك
فانظر ماذا ترىٰ قال
يا ابت افعل ما تومر
ستجدنى ان شاء الله من
الصّٰبرين ۰ فلما اسلما
وتله للجبين ۰ وناديناه
ان يا ابراهيم ۰ قد
صدقت الرؤيا ۰ انا
كذالك نجزى المحسنين
ان هذا لهو البلٰؤا المبين
وفديناه بذبح عظيم

(الصافات ۱۰۲ تا ۱۰۷)

کہ "جب بیٹا (اسمٰعیل) دوڑنے کے قابل ہوا۔ تو حضرت ابراہیمؑ نے اس سے کہا کہ میرے پیارے بچے میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب بتا کہ تیری کیا رائے ہے۔ بیٹے نے جواب دیا کہ ابا جان! آپ خدائی حکم کو کر گزریں۔ آپ مجھے انشاء اللہ حوصلہ مند اور صبر کرنے والا پائیں گے۔ جب دونوں (باپ بیٹے) نے پوری اطاعت کا اظہار کیا۔ اور باپ نے بیٹے کو (ذبح کے لئے) پیشانی کے بل گرا لیا۔ ہم نے ابراہیم کو آواز دی کہ اے ابراہیم! تو نے واقعی خواب کو پورا کر دیا۔ ہم اسی طرح نیکوکاروں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ یقیناً یہ بہت بڑا امتحان تھا۔ اور اس کے نتیجہ میں ہم نے عظیم الشان قربانی کو بطور یادگار قائم کر دیا"

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رؤیا میں دکھایا گیا کہ وہ اپنے اکلوتے کو ذبح کر رہے ہیں حضرت ابراہیمؑ نے سمجھا کہ اس سے ظاہری طور پر ذبح کرنا مراد ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنے نونہال لخت جگر سے رائے دریافت کی سعادت مند فرزند نے بخوشی ذبح ہونا گوارا کر لیا۔ بہرحال باپ اور بیٹے کی طرف سے قربانی ہو گئی۔ چونکہ ظاہری طور پر حضرت اسمٰعیل ذبح نہیں کئے گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا قد صدقت الرؤیا کہ ابراہیم نے خواب کو پورا کر دیا۔ اس لئے ذبح کرنے سے مراد یا تو کالعدم آبادگی تھی۔ اور یا پھر اس سے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کی وہ قربانی مراد ہے جو ابراہیم نے اپنے اکلوتے بیٹے کو فاران کے بے آب و گیاہ ویرانہ میں چھوڑ کر کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی خواب کو پورا کر دیا۔ اور حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسمٰعیل کی قربانی کو نوازا۔ اور اس کی یادگار کے طور پر عید الاضحیٰ کے موقعہ پر دائمی قربانی کو جاری فرمایا۔

—— (۲) ——

حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اذ قال يوسف لابيه يا ابت
انى رأيت احد عشر كوكبا
والشمس والقمر رأيتهم
لى سٰجدين ۰ قال يٰبنىّ
لا تقصص رؤياك على
اخوتك فيكيدوا لك كيدا
ان الشيطٰن للانسان عدو
مبين ۰ (یوسف ۴۔۵)

کہ حضرت یوسفؑ نے اپنے باپ حضرت یعقوبؑ سے کہا کہ اے باپ میں نے خواب میں گیارہ ستاروں اور سورج و چاند کو دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ اے پیارے بچے! اپنی یہ رؤیا اپنے بھائیوں کو نہ بتانا ورنہ خطرہ ہے کہ وہ تیرے خلاف تدبیریں کریں گے۔ کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے"

حضرت یوسفؑ نے صغر سنی میں یہ خواب دیکھی تھی۔ جب عرصہ دراز کے بعد حضرت یوسفؑ ملک مصر میں وزیر خزانہ تھے۔ اور ان کے والدین اور گیارہ بھائی ان کے اعزاز اور ان کی امداد کو دیکھ کر سربسجود ہو گئے تھے تو حضرت یوسفؑ نے فرمایا:-

قال يا ابت هذا تاويل رؤياى
من قبل قد جعلها ربى
حقا۔ (یوسف آیت ۱۰۰)

کہ "اے میرے باپ! یہ میرے خواب کی تعبیر ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا ہے"

گویا واضح ہو گیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب میں چاند سورج سے مراد ماں باپ ہیں۔ اور گیارہ ستاروں سے مراد گیارہ بھائی ہیں:-

(باقی)

احمدیت کے متعلق ایک سکھ وِدوان کی غلط بیانی

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

حال ہی میں مشرقی پنجاب کے ایک سکھ وِدوان گیانی لال سنگھ جی نے ایک کتاب گورمکھی میں "گورداس درشن" کے نام پر تصنیف کی ہے۔ جسے جنگ پستک بھنڈار سنگرور (ڈیپیسو) نے پنجاب گیانی پریس بھڈور ہاؤس لدھیانہ میں چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے لکھے جانے کا مقصد جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ سکھوں کے پانچویں گورو ارجن جی کے کاتب مشہور سکھ ودوان بھائی گورداس جی کی زندگی اور ان کے کلام سے متعلق لوگوں کو واقفیت بہم پہنچانا ہے۔ لیکن چونکہ سکھ ودوانوں کا یہ عام طریق ہے۔ کہ خواہ وہ کسی ہی مسئلہ پر کوئی تصنیف کریں۔ وہ اس میں اسلام اور مسلمانوں پر ضرور اعتراض کرتے ہیں۔ اور اس کے بغیر وہ اپنی تصنیف کو نامکمل خیال کرتے ہیں۔ اور ان کے یہ اعتراض عام طور پر بودے ہوتے ہیں۔ اسی طریق کے پیش نظر گیانی لال سنگھ جی نے بھی اپنی اس تصنیف میں اسلام اور احمدیت کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بنانے کی کوشش کی ہے۔

حالانکہ اگر گیانی جی ان اعتراضات کو اپنی اس تصنیف کا حصہ نہ بناتے۔ تو ان کی کتاب نامکمل نہ رہتی۔ کیونکہ بھائی گورداس جی کے کلام اور ان کی زندگی سے متعلق واقفیت دینے سے اسلام پر اعتراضات کرنے کا کوئی تعلق نہیں۔ لیکن گیانی جی نے اسلام اور احمدیت پر اعتراضات کرنا بھی ضروری سمجھا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے جو اعتراضات کئے ہیں۔ وہ بالکل لغو اور بے بنیاد ہیں۔ گیانی جی نے اسلام اور احمدیت پر اس قسم کے اعتراضات کرکے خود اپنے ہاتھوں ہی اپنی پردہ دری کی ہے۔ جیسا کہ گیانی جی نے لکھا ہے:-

"(حضرت) مرزا غلام احمدؐ قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنی تصنیف "مجدد اعظم" کے پہلے حصہ میں یونہی کفر تولا ہے کہ ڈیرہ بابا نانک والی کتاب قرآن تھی۔ جسے بابا نانک صاحب عقیدت کے ساتھ ہر وقت گلے میں ڈالے پھرتے تھے۔ مرزا جی کی یہ بات بچوں والی ہے۔" (ترجمہ از گورداس درشن صفحہ ۵۶)

ہمیں افسوس ہے۔ کہ گیانی جی نے ایک بات اپنے پاس سے ہی بنا کر ایک بڑا اعتراض جڑ دیا ہے۔ اگر گیانی جی کے نزدیک اپنے پاس سے باتیں بنا بنا کر دوسروں پر اعتراضات کرنے درست ہیں۔ تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس طرح سکھ مذہب پر بھی سینکڑوں اور ہزاروں اعتراضات کئے جا سکتے ہیں۔ اور دنیا کا کوئی مذہب بھی اس طرح محفوظ نہیں رہ سکتا۔ گیانی جی نے اپنی اس چھوٹی سی تحریر میں پہلی غلطی یہ کی ہے۔ کہ "مجدد اعظم" کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف ظاہر کیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس نام کی کوئی بھی کتاب حضورؑ کی تصنیف نہیں ہے۔ البتہ یہ کتاب جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے جن کا تعلق انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور سے تھا۔ تین حصوں میں تصنیف کی تھی۔ اس کا پہلا حصہ انہوں نے ۱۹۳۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے ۳۱ سال بعد شائع کیا تھا۔ اگر گیانی جی نے کسی سے اس کا نام سن کر اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف ظاہر کیا ہے۔ تو یہ اور بھی افسوسناک بات ہے۔ اس صورت میں جس شخص کا مبلغ علم یہ ہو۔ اسے کیا حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ دوسروں پر "کفر تولنے" کا الزام دے۔

دوسری غلط بیانی گیانی جی نے یہ کی ہے۔ کہ ڈیرہ بابا نانک میں وہ قرآن شریف ہے۔ جسے بابا صاحب اپنے سفروں میں ساتھ رکھا کرتے تھے۔ اس قسم کی غلط اور بے بنیاد بات نہ تو "مجدد اعظم" کے کسی حصہ میں مرقوم ہے۔ اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا کہیں ذکر کیا ہے۔ گیانی جی کی اس تحریر سے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ انہیں نہ صرف یہ کہ احمدیت کے لٹریچر سے ہی ناواقفی ہے۔ بلکہ سکھ لٹریچر کا بھی کوئی خاص مطالعہ نہیں۔ سکھ لٹریچر میں یہ مرقوم ہے۔ کہ جناب بابا نانک صاحب رحؒ جب مکہ شریف حج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ تو ان کے پاس ایک حمائل شریف تھی۔ چنانچہ بھائی گورداس جی نے (جن کے جیون اور کلام سے متعلق انہوں نے یہ کتاب لکھی ہے) بیان کیا ہے:-

عصا ہتھ کتاب کچھ
کوزہ بانگ مصلیٰ دھاری
(وارپہلی پوڑی ۳۲)

بھائی گورداس کے اس قول کے پیش نظر مشہور سکھ ودوان سردار جی-بی سنگھ ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جنرل نے لکھا ہے کہ:-

"بھائی گورداس جی نے بھی کتاب کچھ لکھا ہے۔ جس کے معنے حمائل شریف کئے جا سکتے ہیں۔ حمائل چھوٹی تقطیع کے قرآن شریف کو کہتے ہیں۔ جسے ہلکا ہونے کی وجہ سے مسلمان ایک غلاف میں ڈال کر بغل میں لٹکا لیا کرتے ہیں۔" (ترجمہ از پراچین بیڑاں صفحہ ۲)

اس کے علاوہ جنم ساکھی بھائی بالا کے اردو ایڈیشن میں مرقوم ہے کہ:-

"گورو صاحب نے مکہ کے پاس آکر حاجیوں کی صورت بنائی۔ نیلے کپڑے پہنے۔ ایک ہاتھ میں عصا اور دوسرے میں تسبیح پکڑی سر پر مصلیٰ اٹھایا۔ بغل میں قرآن دبایا۔ فقیر حاجی درویش بن کر مکہ کی مسجد میں جا بیٹھے۔ کلام اللہ کی سورتیں پڑھنے لگے اور حمد گانے لگے۔" (جنم ساکھی بھائی بالا اردو صفحہ ۱۴۹)

بابا صاحب کا یہ قرآن شریف ڈیرہ بابا نانک میں نہیں بلکہ گورو ہر سہائے ضلع فیروزپور میں سوڈھیوں کے پاس تھا۔ جسے وہ ایک سو ایک مرتبہ اشنان کرنے کے بعد ہاتھ لگاتے تھے۔ اور لوگوں کو اس کے درشن کراتے تھے۔ سوڈھی صاحبان نے اس کا نام "پوتھی صاحب" بابے کی پوتھی "مشہور کر رکھا تھا۔ ۱۹۰۸ء میں جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے جس میں ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بھی شامل تھے۔ گورو ہر سہائے پہنچ کر اس حمائل شریف کو دیکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا مفصل ذکر چشمہ معرفت کے صفحہ ۳۳۸ پر فرمایا ہے۔ سردار جی-بی سنگھ صاحب جی نے جماعت احمدیہ کے اس وفد کے متعلق یہ بیان کیا ہے:-

"وفد کے تمام ممبر تعلیم یافتہ تھے۔ قرآن ان کی زبان کی نوک پر تھا۔ پوتھی صاحب کو دیکھ کر اسے قرآن کہتے میں انہیں کوئی مغالطہ نہیں لگا۔" (ترجمہ از پراچین بیڑاں صفحہ ۱۸)

۱۹۳۰ء تک سکھ ودوانوں کو بھی اس بات کا اعتراف تھا۔ کہ گورو ہر سہائے ضلع فیروزپور میں بابا صاحب کی یادگار کے طور پر ایک قرآن شریف رکھا ہوا ہے جیسا کہ آنجہانی بھائی سیوا سنگھ ایڈیٹر خالصہ سماچار امرتسر نے ایک مرتبہ لکھا تھا:-

"گورو ہر سہائے میں ایک قرآن شریف رکھا ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ وہ قرآن شریف ہے۔ جسے گورو نانک صاحب مکہ مدینہ کے سفر میں اپنے ساتھ لے گئے تھے۔" (ترجمہ از خالصہ سماچار امرتسر ۸ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

الغرض سکھ ودوانوں کو بھی یہ مسلم ہے۔ کہ گورو ہر سہائے ضلع فیروزپور میں سوڈھی صاحبان کے پاس ایک قرآن شریف تھا۔ جسے جناب بابا نانک صاحب مکہ مدینہ کے سفر میں اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ باقی رہا ہمارا اس حمائل شریف کو بابا صاحب کے اسلام کے دلائل میں شمار کرنا تو اس کے بارہ میں بھی ہم سکھ ودوانوں کے خیالات پیش کرنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ چنانچہ سردار جی-بی سنگھ صاحب رقمطراز ہیں:-

"خیر اگر وہ پوتھی سچ مچ گورو نانک صاحب کی ہی ہو۔ اور ہو وہ قرآن شریف جیسا کہ احمدیوں نے بیان کیا ہے۔ تو سکھ اپنی بے سمجھی سے گورو نانک صاحب کو پکا مسلمان ثابت کر رہے ہیں۔" (ترجمہ از پراچین بیڑاں صفحہ ۲)

اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ گورو ہر سہائے ضلع فیروزپور کا قرآن شریف جناب بابا نانک صاحب کو پکا مسلمان ثابت کرنے کی ایک زبردست دلیل ہے۔

ایک اور سکھ ودوان سردار گوربخش سنگھ جی ایڈیٹر رسالہ پریت لڑی نے لکھا ہے۔ کہ:-

"اس پوتھی کا جب احمدیہ جماعت کے ایک وفد نے ملاحظہ کیا۔ تو انہوں نے گورو نانک صاحب کے مسلمان ہونے کا یقینی ثبوت پریس میں پیش کیا۔ گورو ہر سہائے کے سوڈھی صاحبان نے یہ مشہور کیا ہوا تھا۔ کہ یہ پوتھی گورو نانک صاحب ہمیشہ اپنے پاس رکھا کرتے اور پڑھتے تھے۔"

(رسالہ پریت لڑی جون ۱۹۴۵ء)

الغرض سکھ ودوان بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ گورو ہر سہائے ضلع فیروزپور میں بابا نانک صاحب کی یادگار کے طور پر رکھا ہوا قرآن شریف بابا صاحب کو پکا مسلمان ثابت کرنے کا ایک یقینی ثبوت ہے۔

اس صورت میں گیانی لال سنگھ جی کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرنا اور ایک غلط اور بے بنیاد بات اپنے پاس سے بنا کر حضورؑ کی طرف منسوب کرنا اور پھر اسے خود ہی بچوں والی بات قرار دینا ان کی اپنی عدم واقفیت کو آشکار کر رہا ہے۔

افسوس کہ گیانی لال سنگھ جی نے بغیر سوچے سمجھے ایک غلط اور خلاف حقیقت بات لکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرنا چاہا۔ اور خود اپنی ہی علمیت اور قابلیت کا پردہ چاک کر دیا۔

ولادت:- اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۶ ماہ ۵ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب اسکی درازی عمر۔ نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمدؐ یوسف لیاقت علی پارک بیڈن روڈ لاہور

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کس دعا کو اللہ تعالےٰ قبول نہیں فرماتا؟

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ تعالیٰ لا یستجیب دعا من قلب غافل لاہ۔ (جامع ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اللہ سے دعا مانگو ایسی حالت میں کہ تمہیں اس کے قبول کرنے پر یقین ہو۔ اور یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ ایسی دعا کو قبول نہیں فرماتا۔ جو ایک غافل اور بے پرواہ دل سے نکلی ہو۔

ربوہ کا ایک گوشہ

جماعت کے بہت کم احباب کو معلوم ہوگا کہ ربوہ کے جنوب مغربی حصہ میں دریائے چناب کے قریب ریلوے لائن کے متوازی ایک عمارت میں چند اعلےٰ تعلیم یافتہ نوجوان جنہوں نے مخلوق خدا کی بہبودی اور خدمت دین کی نیت سے زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں۔ ان ذرائع کی تحقیق میں مصروف عمل ہیں۔ جن سے زندگی کے بیشتر مسائل حل کئے جاسکتے ہیں۔

آج سے نو برس پہلے سرزمین قادیان میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دوربین نگاہوں نے دیکھا کہ قوم کا مستقبل حالات زمانہ کے مطابق اپنی مساعی کو تیز تر کرنے اور تقاضائے زمانہ کے مطابق مخلوق خدا کی خدمت کرنے سے ہی وابستہ ہے پس انہیں اغراض کو پورا کرنے کے لئے فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی بنیاد رکھی گئی۔ ۱۹۴۷ء کی ہجرت کے بعد صبرآزما اور حوصلہ شکن حالات کے باوجود ہمارے اولوالعزم امام نے اس ادارہ کو لاہور میں قائم رکھا۔ جو آہستہ آہستہ اب جماعت کے نئے مرکز ربوہ دارالہجرت میں منتقل ہوچکا ہے اور اپنے اغراض ومقاصد کو پورا کرنے میں کوشاں ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا کسی زندہ قوم کا اتنا اہم ادارہ صرف اسی لائق ہے کہ اسے ایک گوشہ میں چھوڑ دیا جائے۔ کیا ان اعلےٰ تعلیم یافتہ واقفین زندگی کی صلاحیتوں کو بیدار کرنے اور ان کی مساعی کی رفتار کو تیز تر کرنے اور ان کے بہترین نتائج دیکھنے کے لئے ضروری نہیں۔ کہ قوم کا ہر فرد اس کی طرف توجہ کرے؟

جماعت کے تمام احباب سے خواہ وہ کسی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ میری درخواست ہے کہ اس ادارہ کی طرف توجہ فرماویں جو آج اگرچہ بیج کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن کسی دن انشاء اللہ تعالیٰ ایک تناور درخت ہوگا۔ یہ ادارہ تحریک جدید کے ایک شعبہ وکالت صنعت کے ماتحت ہے۔ اس ادارہ کی طرف توجہ کس رنگ میں اور کس رفتار سے ہونی چاہیئے یہ امور میں احباب جماعت اور محکمہ متعلقہ پر چھوڑتا ہوں۔ مجھے ذاتی طور پر اس ادارہ کو دیکھنے اور اس کے مختلف شعبوں کا جائزہ لینے کے بعد جو تاثرات پیدا ہوئے ان کا اظہار کر دیا گیا ہے۔

(خاکسار شبیر احمد واقف زندگی ربوہ)

اجلاس عام جملہ زعماء و مہتمم صاحبان مجالس انصار اللہ۔ لاہور

بعض ضروری امور کے غور وخوض اور تصفیہ کے لئے ایک عام اجلاس جملہ زعما اور مہتمم صاحبان مجالس انصار اللہ لاہور ۸ ظہور ہش (۸ اگست ۱۹۵۳ء) کو بوقت ساڑھے چار بجے احمدیہ لائبریری جودھامل بلڈنگ میں ہونا قرار پایا ہے۔ اس لئے جملہ زعما صاحبان مجالس انصار اللہ اور ان کے مہتمم صاحبان سے استدعا ہے کہ وہ اس اجلاس میں شرکت فرماکر مشکور فرمادیں

۲۔ اگر کسی دوست کو ۹ ظہور کی اطلاع ہو۔ تو وہ غلط ہے۔ ۸ اگست ۱۹۵۳ء کو اجلاس ہوگا۔

(زعیم اعلےٰ انصار اللہ لاہور)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ

"علاوہ ازیں دو حصے اور بھی ہیں۔ جن کو مدنظر رکھنا صادق اخلاص مند کا کام ہونا چاہیئے ان میں سے ایک عقائد صحیحہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اس نے کامل اور مکمل عقائد کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بدوں مشقت ومحنت کے دکھائی ہے وہ راہ جو آپ لوگوں کو اس زمانہ میں دکھائی گئی ہے۔ بہت سے عالم ابھی تک اس سے محروم ہیں۔ پس خدا تعالےٰ کے اس فضل اور نعمت کا شکر کرو۔ اور وہ شکر یہی ہے کہ سچے دل سے ان اعمال صالحہ کو بجالاؤ۔ جو عقائد صحیحہ کے بعد دوسرے حصہ میں آتے ہیں اور اپنی عملی حالت سے مدد لے کر دعا مانگو کہ وہ ان عقائد صحیحہ پر ثابت قدم رکھے۔ اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔ (ملفوظات)

سرکاری خرچ پر ولایت میں ٹریننگ کا نادر موقعہ

پاکستان آرڈیننس فیکٹریوں میں بطور اسسٹنٹ سیکشن افسر گزٹڈ کلاس دوم) تقرری کے امیدواروں کو ۱۸ ماہ یو۔کے میں ٹریننگ دلائی جائے گی۔ تقرری پر ابتدائی تنخواہ ۲۰۰/۰/۰ روپے ماہوار ۲۰۰-۲۵-۵۰۰/۲۰ الاؤنس علاوہ۔ شرائط:۔ کم ازکم ایف ایس سی زرٹ ڈویژن۔ عمر ۵۴/۸ کو ۲۲ تا ۲۷۔ ۵ سال ملازمت لازمی۔ درخواستیں ۲۸ ہش تک بنام ڈائریکٹر آف آرڈیننس فیکٹریز ڈکٹوریہ بیرکس راولپنڈی بھجی جائیں۔ (ناظر تعلیم وتربیت، ربوہ)

احباب اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت میں داخل کروائیں

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے ۱۱/۱۲ پاس اور ایک لڑکی کا نتیجہ ابھی بعد میں نکلنے والا ہے۔ ایک لڑکی فرسٹ ڈویژن میں ۲ سیکنڈ میں اور باقی تھرڈ میں آئیں ظاہر ہے کہ یہ نتیجہ بلحاظ کمیت وکیفیت شاندار ہے۔ احباب اپنی لڑکیوں کو اس میں داخل کرا کے فائدہ اٹھاویں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ ادارہ اس لئے قائم فرمایا ہے کہ لڑکیاں دینی ماحول میں اعلےٰ دنیاوی تعلیم حاصل کریں۔ اس میں ہر فرقے کی لڑکیاں لی جاتی ہیں۔ جیساکہ مکرمہ ڈائرکٹرس صاحبہ کی طرف سے اعلان ہوچکا ہے۔ تھرڈ ایر میں داخلہ ستمبر میں ہوگا۔ علاوہ جو لڑکیاں فرسٹ ایر میں اب تک داخل نہیں ہوسکیں۔ وہ ستمبر میں ہوسکیں گی (ناظر تعلیم وتربیت ربوہ)

احباب تمام رقوم افسر امانت کے نام بھجوایا کریں

احباب کی آگاہی کے لئے قبل ازیں یہ اعلان کیا جاچکا ہے کہ دفتر صیغہ امانت اب دفتر محاسب سے علیحدہ ہوچکا ہے۔ بعد یہ کہ صیغہ امانت سے متعلقہ تمام امور کے بارہ میں بجائے محاسب کے افسر صیغہ امانت . . . . کو مخاطب کیا کریں

اب جملہ احباب کی آگاہی کیلئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ دفاتر تحریک جدید ودفاتر صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہونے والی تمام رقوم خواہ ان کی وصولی خزانہ صدر انجمن احمدیہ لوکل طور پر کرتا تھا۔ یا ایسی رقوم بیرون از ربوہ سے بذریعہ منی آرڈر بیمہ جات۔ چیکس۔ ڈرافٹس۔ کیش سلپس وغیرہ وصول ہوتی تھیں۔ ان تمام کی وصولی کا کام اب بجائے دفتر محاسب کے دفتر امانت کے سپرد ہوچکا ہے۔ لہذا احباب اپنی تمام رقوم افسر امانت کے نام بھجوایا کریں۔ ان دنوں جملہ صیغہ جات میں وصول ہونے والی رقوم افسر صیغہ امانت ہی وصول کر رہا ہے ــــ نیز احباب رقوم بھجواتے وقت اس امر کو مدنظر رکھیں کہ کوپن یا چٹھی پر بھجوائی جانے والی رقوم کی تفصیل ضرور دیا کریں کہ ایسی رقوم کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے یا تحریک جدید سے اور ان کا تعلق ہر دو دفاتر کی کن مدات سے ہے تاکہ رجسٹرات متعلقہ میں درج کرتے وقت غلطی کا امکان نہ رہے۔

(افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۳ وفا ۱۳۳۳ہش

دُعا

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے مختلف پیرایوں میں انسان کو دعا کی ہدایت فرمائی اور اپنے مستجیب الدعوات ہونے کو واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ادعونی استجب لکم

مجھ سے دعا مانگو میں اس کا جواب دوں گا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ دعا کی قبولیت کی صورت میں جہاں اور فوائد ہوتے ہیں۔ ایک سب سے عظیم فائدہ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بنیادی فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ہمارا یقین بڑھتا ہے۔ جوں جوں ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ توں توں اللہ تعالےٰ پر ہمارا یقین بھی زیادہ سے زیادہ مستحکم اور پائیدار ہوتا چلا جاتا ہے۔ ہم گویا دعا کی قبولیت میں اس کی ہستی کو محسوس کرنے لگتے ہیں۔ ہمیں یقین ہوتا ہے۔ کہ کوئی ایسی ہستی دوسری طرف موجود ہے۔ جو ہماری دعاؤں کا جواب دیتی ہے۔ اگر کوئی ہستی ایسی موجود نہ ہوتی۔ تو ہماری دعا کس طرح قبول ہوتی۔

اللہ تعالیٰ کی ہستی کا جو ثبوت دعا کے ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ ایک ٹھوس ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور یہ ثبوت اس ثبوت سے جو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کو اس کے مظاہر سے دیکھ کر ہم پہنچاتا ہے۔ زیادہ مضبوط زیادہ یقین پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ اور یہ ثبوت خاص کر تو ان لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔ جن کو اللہ تعالےٰ سے قرب حاصل ہوتا ہے۔ مگر ایسے لوگوں کو بھی کسی قدر حاصل ہو جاتا ہے۔ جن کو خاص طور پر یہ درجہ حاصل نہیں ہوتا۔ یعنی ان لوگوں کو جو کسی مصیبت کی وجہ سے اضطراری حالت میں دعا کرتے ہیں۔

• آج دنیا میں کثیر تعداد لوگوں کی ایسی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی ہستی کے بظاہر قائل ہیں۔ مگر ان میں سے جو خدا تعالےٰ کو مانتے ہیں آج زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہے۔ جو صرف زبان سے ہی مانتے ہیں۔ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہوتا۔ مگر ان میں سے بہت سے وہ ہیں جو اس دلیل سے خدا تعالےٰ کے وجود کو ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اس عظیم اور پُر حکمت کارخانہ کا کوئی بنانے والا ضرور ہونا چاہیئے۔ بے شک صانع کائنات کے وجود کے ثبوت پر یہ دلیل بڑی وقعت رکھتی ہے۔ اور قرآن کریم نے جا بجا اس دلیل کو پیش کیا ہے۔ اور انسان کو کائنات کے مظاہر پر غور و فکر کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ جو لوگ غور کریں گے۔ ان کو ثابت ہوگا۔ کہ یہ کارخانہ یونہی نہیں چل رہا۔ ضرور ہے۔ کہ اس کو چلانے والی کوئی ہستی موجود ہو۔

ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف اللیل والنھار لاٰیات لاولی الالباب
(آل عمران آیت ۱۹۰)

غور و فکر کرنے والے عقلمندوں کے لئے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن رات کے اختلافات میں نشانات ہیں۔

بے شک مظاہر قدرت میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے یہ ایک نہایت جیّد دلیل ہے۔ انسان صرف اپنی پیدائش اور زندگی پر ہی غور و فکر کرے۔ تو اسکو حکمتوں کے ایک بے پناہ سلسلہ سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ علم الاجسام کے ماہرین آپ کو بتا سکتے ہیں۔ کہ انسانی جسم کی مشینری کی موٹی موٹی باتوں میں بھی اتنی حکمتیں ہیں۔ کہ کوئی صحیح الذہن انسان خیال نہیں کر سکتا۔ کہ یہ آپ سے آپ بھی بن سکتا ہے۔

عام آدمی کی تو کیا مجال بڑے بڑے بقراطوں اور افلاطونوں کی عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔ اور اپنی زندگیاں صرف کرنے کے بعد انہیں مجبوراً اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کے عام عقدے تو کیا ایک عقدہ بھی حل نہیں کر سکتے جس قدر ان کا علم ترقی کرتا ہے۔ اسی قدر ان کی بے بسی ظاہر ہوتی ہے اور انہیں کہنا پڑتا ہے۔ ؎

سمجھ لیا ہے ترا راز اے طلسم جہاں
کہ راز جتنا کھلے اور راز ہو جائے

الغرض اللہ تعالےٰ کے وجود کے ثبوت میں کارخانہ قدرت پر غور و فکر ایک نہایت موثر رہنمائی ہے دنیا میں کروڑوں انسان ہیں۔ جو کائنات کی حکمتوں سے متاثر ہو کر اللہ تعالیٰ کے وجود کے قائل ہیں۔ ان میں بڑے بڑے سائنسدان فلسفی اور حکما بھی شامل ہیں۔ جو دراصل اسی دلیل کی پوری وسعت کو محسوس کرتے ہیں۔ بلکہ جہاں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے اس ثبوت کا تعلق ہے۔ حقیقی طور پر بڑے بڑے دانشمند ہی صحیح طور پر اسکی کنہ کو کسی حد تک پہنچ سکتے ہیں۔ عام انسان تو اسکی وسعت کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اسی بنا پر شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔ کہ ؏

بے علم نتواں خدا را شناخت

لیکن اس کے باوجود کہ اللہ تعالےٰ کے وجود کا یہ نہایت اعلیٰ ثبوت ہے۔ اور قرآن کریم نے اس ثبوت کو بڑی اہمیت سے بیان فرمایا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اس ثبوت کی بھی ایک حد ہے۔ اس سے بے شک یہ تو ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ اس پُر حکمت کارخانہ کو بنانے اور چلانے والی کوئی ہستی ضرور ہونی چاہیئے۔ مگر اس سے انسان کا دل پوری طرح مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ اس سے آگے جانا چاہتا ہے۔ اور اس وجود کو اس طرح محسوس کرنا چاہتا ہے۔ جس طرح وہ مادی اشیاء کو اپنے حواس سے محسوس کر کے ان پر یقین رکھتا ہے۔ چنانچہ اس خواہش کی انتہائی کیفیت وہ ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل کے اس مطالبہ سے واضح ہوتی ہے۔ کہ ہمیں اللہ تعالےٰ کو "جھرۃً" دکھاؤ۔

انسان کے دل کی گہرائی میں یہ خواہش اس قدر مستحکم ہے۔ کہ جب وہ اس کی تکمیل نہیں کر سکتا۔ تو وہ بُت پرستی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ سامری کا بنی اسرائیل کو سونے کے بچھڑے کی پرستش پر آمادہ کر لینے میں کامیابی کا راز انسان کی اسی عمیق در عمیق خواہش کا نتیجہ سمجھنا دور از قیاس نہیں۔ یہ خواہش اتنی زور سے نمودار ہوئی تھی۔ کہ بنی اسرائیل نے جو ایک بخیل قوم ہے اپنے سونے کے زیورات بھی اس کی تکمیل کے لئے دے دینے منظور کر لئے۔

بے شک صحیح رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے اس خواہش کے نتیجہ میں بہت سے افراد اور اقوام تباہ بھی ہوئی ہیں۔ لیکن یہ ایک فطری خواہش ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر انسانی فطرت میں یہ خواہش نہ ہوتی۔ تو اس کو حیوانات تو کیا جمادات سے ممیز کرنا بھی مشکل ہوتا۔ یہی خواہش ہے۔ جو انسان کو جمادات سے اٹھا کر حیوانات اور حیوانات سے اٹھا کر انسان اور انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے با خدا انسان بناتی ہے۔

اسی خواہش کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کو "جھرۃً" دیکھنا چاہتا ہے۔ اور انسان کی اس خواہش سے اسے وہ بہشت مل سکتی ہے۔ جس کو قرآن کریم میں "لقاء اللہ" فرمایا گیا ہے۔ "لقاء اللہ" ہی وہ بہشت ہے۔ جو انسانی زندگی کی منزل مقصود ہے۔ اور اس منزل پر پہنچنے کے لئے "دعا" ایک مقام ہے۔ ایک روزن ہے۔ ایک کھڑکی ہے۔ جہاں سے ہم اس ہستی کا بالمشافہ نظارہ کرتے ہیں۔ جو کارخانہ حیات کے اجزاء کی ذمہ دار ہے۔ جہاں سے ہم اللہ تعالیٰ سے روبرو ہوتے ہیں۔ دوچار ہوتے ہیں۔

جہاں ہمارا علم "ہونا چاہیئے" کی سرحد سے نکل کر "ہے" کی دنیا میں داخل ہوتا ہے۔ جہاں ہم تجربہ اور مشاہدہ سے حقیقت ازلی کو محسوس کرتے ہیں۔ جب ہم دعا کرتے ہیں۔ اور وہ قبول ہوتی ہے۔ تو اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسا کہ ہم اپنے کسی مسافر عزیز کو خط لکھتے ہیں۔ اور تھوڑے دنوں کے بعد اس کی طرف سے خیر خیریت ملتی ہے تو ہم مسرور ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جواب کا آنا اس امر کی ٹھوس اور محکم دلیل ہوتا ہے۔ کہ ہمارا وہ عزیز زندہ ہے۔ اور وہاں موجود ہے۔ جہاں ہم نے اسے سمجھا تھا۔ اور کہ وہ خیریت سے ہے۔ اور کبھی نہ کبھی وہ ہمارے پاس آئے گا۔ اور ہم اس سے بغلگیر ہوں گے۔ اگر ہم خط پر خط لکھتے جائیں۔ مگر سالہا سال انتظار کے بعد بھی جواب موصول نہ ہو۔ تو ہمیں بالآخر ایک دن یقین کرنا پڑیگا۔ کہ ہمارا وہ عزیز خدانخواستہ اس دنیا میں موجود نہیں ہے۔ وہ مر گیا ہے۔

جب اس طرح ہمیں یقین آجائے۔ کہ ہمارا عزیز موجود نہیں ہے۔ تو ہم اس کو پھر خط کیوں لکھیں گے۔ کوئی نادان سے نادان بھی ایسا نہیں کرتا۔ مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ادعونی استجب لکم

مجھے بلاؤ۔ تو میں جواب دوں گا۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ وہ ہمیشہ زندہ ہے۔ وہ حی و قیوم ہے۔ اگر ہم اس کا ثبوت چاہتے ہیں۔ تو ہمیں

ادعونی استجب لکم

کے نسخہ کو آزمانا چاہیئے۔ اس طرح ہم اپنے مشاہدہ اور تجربہ سے اسکی زندگی کا ثبوت حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح جس طرح ہم کسی ٹھوس مادی چیز کا دیکھ کر اور چھو کر مشاہدہ اور تجربہ کرتے ہیں۔

الفضل کا خاص نمبر اور سلسلہ کے اہل قلم احباب

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ عید الاضحیہ کی تقریب پر روزنامہ الفضل کا ایک خاص نمبر شائع کیا جا رہا ہے۔ سلسلے کے علمائے کرام اور دیگر اہل قلم احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس سلسلے میں اپنے مضامین جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔ تا کہ وہ خاص نمبر میں شائع ہو سکیں۔ (ادارہ)

فن لینڈ کے وزیراعظم کی طرف سے آنریبل چوہدری محمد ظفراللہ خان کے اعزاز میں دعوت

آپ ہلسنکی کے مسلم سکول کے علاوہ وہاں کی مسجد میں بھی تشریف لے گئے

ہلسنکی ۲۲ جولائی:- کل یہاں فن لینڈ کے وزیراعظم نے وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفراللہ خان کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک دعوت کا اہتمام کیا۔ آپ آج کل فن لینڈ کے مختصر سے دورے پر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اعلیٰ حکام اور افسران کے علاوہ دعوت میں فن لینڈ کے معروف صنعت کاروں اور تاجر کمیونٹی کے سرکردہ ممبران نے بھی شرکت کی۔ دعوت سے فارغ ہونے کے بعد وزیر موصوف ہلسنکی کی مسجد میں تشریف لے گئے۔ نیز آپ نے وہاں کی مسلم کمیونٹی کے ایک سکول کا بھی معائنہ فرمایا۔

مصر اسپین سے اسلحہ خریدے گا

برطانیہ کا شدید احتجاج

لندن ۲۲ جولائی:- دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ مصر اور اسپین کی بعض فرموں کے درمیان اسلحہ سپلائی کرنے کے مبینہ معاہدات کے خلاف برطانیہ نے حکومت اسپین سے شدید احتجاج کیا ہے۔ سب سے پہلے نیویارک ٹائمز نے یہ اطلاع شائع کی تھی۔ کہ اسپین کے اسلحہ ساز کارخانوں نے مصر کو ۵۰ لاکھ ڈالر کا اسلحہ مہیا کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ اور اس سلسلے میں ضروری معاہدے پر دستخط بھی ہو گئے ہیں یاد رہے۔ اکتوبر ۱۹۵۱ء میں برطانیہ نے مصر کو اسلحہ مہیا کرنے پر پابندی عائد کر دی تھی۔ اور وجہ یہ بتائی تھی کہ مصری حکومت نے ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔

شام میں گرمی کی شدت سے چھ آدمی ہلاک

دمشق ۲۲ جولائی:- کل شام کے وسطی علاقے میں گرمی کی شدت سے چھ آدمی ہلاک ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ گذشتہ کئی سال سے اتنی شدید گرمی پہلے کبھی نہیں پڑی تھی۔ آج کل وہاں اوسط درجہ حرارت ۱۰۵ سے بھی زیادہ ہے۔

شاہ ہیل سلاسی بلغراد پہنچ گئے

بلغراد ۲۲ جولائی:- ابے سینیا کے حکمران شاہ ہیل سلاسی کل ہوائی جہاز میں عدیس آبابا سے یہاں پہنچے۔ وہ صدر ٹیٹو کے مہمان کی حیثیت سے یوگوسلاویہ میں ایک ہفتہ قیام کریں گے۔ وہ ابھی حال ہی میں امریکہ کے دورے سے ابے سینیا واپس آئے تھے۔

پاکستان اور شام میں فضائی معاہدہ

کراچی ۲۲ جولائی:- کل کراچی میں پاکستان اور شام کے درمیان ہوائی نقل و حمل کے ایک معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے۔

راوی میں سیلاب آنے کا فوری خطرہ نہیں

لاہور ۲۲ جولائی:- حکومت پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت کو مختلف ذرائع سے جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دریائے راوی میں سیلاب آنے کا کوئی فوری خطرہ نہیں۔ اور اس لئے خوف و ہراس کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ بہرحال متعلقہ مقامی عملے کو خبردار کر دیا گیا ہے۔ کہ اگر ایسی صورت حال پیدا ہو جائے۔ تو وہ اپنے اپنے ضلع کی انسداد سیلاب کے متعلق سکیم پر عملدرآمد شروع کر دیں

ضلع جہلم میں کار آمد مویشی ذبح کرنا ممنوع

لاہور ۲۲ جولائی:- ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جہلم نے ضلع جہلم میں کار آمد مویشیوں کو ذبح کرنا ممنوع قرار دے دیا ہے۔ یہ حکم ۲۵ جولائی ۱۹۵۲ء سے دو ماہ تک رہے گا۔

انہوں نے تمام ضلع جہلم کے بھٹوں میں ایندھن کا استعمال بھی ممنوع قرار دے دیا ہے۔

برطانیہ اور مصر کے درمیان تین امور پر اختلافات بدستور قائم ہیں

دونوں میں سے کوئی فریق بھی اپنے موقف سے ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہے

قاہرہ ۲۲ جولائی:- تنقیہ سویز کے تصفیہ کے سلسلے میں برطانیہ اور مصر کے درمیان تین امور پر ابھی اختلاف بدستور قائم ہے۔ طرفین اپنے اپنے موقف پر بڑی سختی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔ اور کسی قسم کی مزید رعایت دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تاہم تعطل کو دور کرنے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ گذشتہ اتوار کو دونوں کے درمیان چوتھی بار ملاقات ہوئی تھی۔ اس ملاقات کے بعد برطانوی ذرائع سے اخبار نویسوں کو پتہ چلا ہے کہ صورت حال قریب قریب وہی ہے۔ جو گذشتہ سال ماہ اکتوبر میں تھی۔ جبکہ غیر رسمی مذاکرات میں تعطل پیدا ہو گیا تھا برطانوی سفیر سر رالف اسٹیونسن نے اس ملاقات کے بارے میں کسی قسم کا تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ نہ ہی برطانیہ یا مصر کی طرف سے اس بارے میں کوئی بیان جاری کیا گیا۔ اس وقت جن تین امور پر اختلاف ہے وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) برطانیہ اس بات پر مصر ہے۔ کہ انخلاء افواج کے لئے کم از کم دو سال کی مدت درکار ہوگی۔ اس کے برخلاف مصر چاہتا ہے۔ کہ انخلاء زیادہ سے زیادہ پندرہ ماہ کے اندر مکمل ہو جانا چاہیئے (۲) برطانیہ کا مطالبہ ہے کہ اگر ترکی ایران اور کسی بھی عرب ملک پر حملہ ہو۔ تو ایسی صورت میں برطانوی فوجیں علاقہ سویز میں دوبارہ واپس آ سکیں گی۔ مصر کو ان ممالک میں ایران کی شمولیت پر سخت اعتراض ہے۔ اس نے ایران کی شمولیت کے بارے میں برطانیہ کے ساتھ بات چیت کرنے ہی سے انکار کر دیا ہے۔ اس کے نزدیک ترکی پر حملے کی صورت میں تو برطانوی فوجوں کی واپسی قابل قبول ہو سکتی ہے۔ لیکن ایران پر حملے کی وہ کسی صورت میں بھی اسے ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ (۳) ان کے نزدیک معاہدے کی مدت مصر کے نزدیک سات سال ہونی چاہیئے۔ اس کے برخلاف برطانیہ چاہتا ہے۔ کہ یہ مدت کم از کم دس سال تک ضرور ممتد ہونی چاہیئے۔

ہندوستان کا ایک اور وفد روس روانہ ہو گیا

نئی دہلی ۲۲ جولائی:- ہندوستانی ریلوے ملازمین کے تین نمائندے روس جانے کے لئے ہوائی جہاز کے ذریعہ دہلی سے جنیوا روانہ ہوئے ہیں۔ انہیں سوویٹ ریلوے ٹرانسپورٹ ورکرز یونین کے صدر نے روس آنے کی دعوت دی ہے۔ یہ وفد تقریباً ایک ماہ روس میں مقیم رہ کر وہاں کے ریلوے امور اور ملازمین کی حالت کا جائزہ لے گا۔ یاد رہے۔ کہ اس سے قبل امن کمیٹی کا ایک وفد ڈاکٹر سیف الدین کچلو کی قیادت میں پہلے ہی روس کا دورہ کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں بھارت کا ایک ثقافتی وفد بھی روس بھیجنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

امام محمد الحسین الکاشف الغطاء کی وفات

بغداد ۲۲ جولائی:- شیعہ فرقہ کے امام محمد الحسین الکاشف الغطاء جن کا شمار مشرق وسطیٰ کے مشہور مذہبی رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ گذشتہ پیر کو ایران میں انتقال فرما گئے۔ وہ تین ہفتہ سے تبدیلی آب و ہوا کے سلسلے میں وہاں گئے ہوئے تھے۔ ان کی نعش واپس بغداد لائی جا رہی ہے جہاں انہیں شاہی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کیا جائے گا۔

مشرقی پنجاب کی حکومت بارڈر پولیس کی تعداد میں اضافہ کی تجویز پر غور کر رہی ہے

چنڈی گڑھ ۲۲ جولائی:- مشرقی پنجاب کی حکومت ہند و پاکستان کی درمیانی سرحد پر بارڈر پولیس کی تعداد بڑھانے کی ایک تجویز پر غور کر رہی ہے۔ اگر یہ تجویز منظور ہو گئی۔ تو امرتسر گورداسپور اور فیروزپور کی جانب بارڈر پولیس کی موجودہ تعداد میں نمایاں اضافہ کر دیا جائے گا۔